مدنی چینل دیکھتے رہیے

رسالہ نمبر: 42

سانپ نما جِنّ

اور غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دیگر واقعات

مزارِ مبارک غوثِ اعظم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابوبِلال

محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ رِسالہ (28 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل سینے میں جھوم اُٹھے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بَنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحْمت نشان ہے: ''جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فِرِشتے اُس کے لیے اِستِغفار (یعنی دعائے مغفِرت) کرتے رہیں گے۔''
(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانی ج ۱ ص ۴۹۷ حدیث ۱۸۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ولیوں کے سردار، شَہَنْشاہِ بغداد، سرکارِ غوثُ الْاَعْظَم علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاَکرم اپنے مدرَسے (مَد۔رَ۔سے) کے اندر اجتماع میں بیان فرمارہے تھے کہ چھت پر سے ایک **سانپ** آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ پر گرا۔ سامِعین میں بھگدڑ مچ گئی، ہر طرف خوف و ہراس پھیل گیا مگر سرکارِ بغداد علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الجَوَاد اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ **سانپ** آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے کپڑوں میں

گُھس گیا اور تمام جسمِ مبارَک سے لپٹتا ہوا گِریبان شریف سے باہَر نکلا اور گردن مبارَک پر لِپٹ گیا۔ مگر قُربان جائیے! میرے مُرشِد شَہَنْشاہِ بغداد علیہِ رَحمۃُ اللہِ الجَوّاد پر کہ ذرّہ برابر نہ گھبرائے نہ ہی بیان بند کیا۔ اب سانپ زمین پر آگیا اور دُم پر کھڑا ہو گیا اور کچھ کہہ کر چلا گیا۔ لوگ جَمع ہو گئے اور عَرض کرنے لگے: حُضُور! سانپ نے آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے کیا بات کی؟ ارشاد فرمایا: سانپ نے کہا: ''میں نے بہُت سارے اولیاءُ اللّٰہ رَحِمَھُمُ اللہُ تَعالٰی کو آزمایا مگر آپ جیسا کسی کو نہیں پایا۔'' (مُلَخَّص از بَهْجَةُ الْاَسْرار لِلشَّطنوفی ص۱۶۸)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلٰی تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا وہ کوئی عام سانپ نہیں بلکہ سانپ نُما جِنّ تھا جس نے ہمارے غوثِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کا امتِحان لینے کی کوشِش کی تھی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ثابت قدم رہے۔

﴿۲﴾ بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی

اِسی سانپ نُما جِنّ کی دوسری خوفناک حِکایت سنئے اور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی استِقامت پر عقیدت سے سر دُھنئے چُنانچِہ حُضُور شَہَنْشاہِ بغداد سرکارِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میں جامِعِ مَنصور میں مصروفِ نَماز تھا کہ وُہی سانپ آگیا

اور اُس نے میرے سَجدے کی جگہ پر سر رکھ کر مُنہ کھول دیا! میں نے اُسے ہٹا کر سَجدہ کیا، مگر وہ میری گردن سے لپٹ گیا پھر وہ میری ایک آستین میں گُھس کر دوسری آستین سے نکلا، نَماز مکمَّل کرنے کے بعد جب میں نے سلام پھیرا تو وہ غائب ہوگیا۔ دوسرے روز جب میں پھر اُسی مسجِد میں داخِل ہوا تو مجھے ایک **بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی** نظر آیا میں نے اُسے دیکھ کر اندازہ لگالیا کہ یہ شَخْص انسان نہیں بلکہ کوئی **جِنّ** ہے، وہ **جِنّ** مجھ سے کہنے لگا کہ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو تنگ کرنے والا وُہی **سانپ** ہوں، میں نے **سانپ** کے رُوپ میں بَہُت سارے **اولیاءُ اللّٰہ** رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی کو آزمایا ہے مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ جیسا کسی کو بھی ثابِت قدم نہیں پایا، پھر وہ **جِنّ** آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے دستِ حق پَرَسْت پر تائِب ہوگیا۔ (بَہجَۃُ الْاَسْرار ص۱۶۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہوئے دیکھ کر تجھ کو کافِر مسلماں
بنے سنگدل موم ساں غوثِ اعظم (قبالۂ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُرشِدِ کامِل، سرکارِ بغداد علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الجَوَاد کی بھی کیا شان ہے! آہ! ایک ہماری نَماز ہے کہ ہم پر مکّھی بھی بیٹھ جائے تو پریشان ہوجائیں، معمولی خارِش بھی ہم سے برداشْت نہ ہوسکے۔ اِس حِکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جِنّات بھی ہمارے غوثُ الاعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم کے غلام بن جاتے ہیں۔

شَیطان کا خطرناک وار

سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میں کسی جنگل کی طرف نکل گیا اور کئی روز تک وہاں پڑا رہا۔ کھانے پینے کو کچھ بھی نہ ہوتا تھا۔ مجھ پر پیاس کا سَخْت غَلَبہ تھا، ایسے میں میرے سر پر ایک بادَل کا ٹکڑا نُمُودار ہوا، اُس میں سے کچھ بارِش کے قَطرے گرے جنہیں میں نے پی لیا، اس کے بعد بادَل میں ایک نورانی صورت ظاہِر ہوئی جس سے آسمان کے کَنارے روشن ہوگئے اور ایک آواز گونجنے لگی: ''اے عبدُ القادِر! میں تیرا رب ہوں، میں نے تمام حرام چیزیں تیرے لئے حلال کردیں۔'' میں نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھا، ایک دم روشنی ختم ہوگئی اور اس نے دھوئیں کا رُوپ دھار لیا اور آواز آئی: ''اے عبدُ القادِر! اس سے قبل میں سَتَّر [۷۰] اولیاء کو گمراہ کرچکا ہوں مگر تجھے تیرے عِلْم نے بچالیا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے مردود! مجھے میرے عِلْم نے نہیں بلکہ میرے رب عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل نے بچالیا۔ (ایضاً ص۲۲۸)

ہُوں ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت
یہی عرض ہے آخری غوثِ اعظم (قبالۂ بخشش)

چور وہیں آتا ہے جہاں مال ہو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی شیطان بڑا مکّار و عیّار ہے، وہ طرح طرح کے شُعْبَدے (شُع۔بَ۔دے) یعنی جادوئی کرتب بھی دکھاتا ہے، اس کے وار سے ہمیشہ خبردار

رہنا چاہیئے ، اپنی عقل وہوشیاری پر اِعتِماد کرنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکرم پر نظر رکھنی چاہیئے ۔جس کے پاس مال ہوتا ہے اُس کے پاس چور آتا ہے اور جس کے پاس دولتِ ایمان ہے اُس کے پاس ایمان کا لٹیرا شیطان ضَرور آتا ہے نیز جس کے پاس ایمان جتنا مضبوط ہوگا اُس کے پاس اُسی قَدَر نیکیوں کے خزانے کی بھی کثرت ہوگی لہٰذا وہاں شیطان بَہُت زیادہ زور لگائے گا۔ ہمارے پیرو مُرشِد حُضُورِ غوثِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے پاس ایمان واَعمال کے خزانے کے اَنبار کو دیکھ کر شیطان نے ڈاکے ڈالنے کی مُتَعَدَّد بار کوشِش کی مگر وہ ناکام ونامُراد ہی رہا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیطان کے مزید حَملے

پیروں کے پیر، پیرِ دَسْت گیر، روشن ضمیر، قُطبِ رَبّانی، محبوبِ سُبحانی، پیرِ لاثانی، غوثُ الصَّمَدانی ،پیرِ پیراں، میرِ میراں، الشّیخ سیِّد ابومحمّد عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانِی تَحْدِیثِ نعمت اوراہلِ مَحَبَّت کی نصیحت کے لئے فرماتے ہیں: میں جن دنوں شب وروز جنگل میں رہا کرتا تھا، شَیاطین خوفناک شکلوں میں فوج دَرفوج طرح طرح کے ہتھیاروں سے لیس ہوکر مجھ پر حملہ آور ہوتے ، مجھ پر آگ برساتے ، میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے ان کے پیچھے دوڑتا تو وہ مُنتَشِر ہوکر بھاگ جاتے ،کبھی کوئی شیطان اکیلا آکر مجھے طرح طرح سے ڈراتا ، دھمکاتا اور کہتا یہاں سے چلے جاؤ۔ میں اُس کو زوردار طمانچہ ماردیتا تو وہ بھاگنے

لگتا، پھر میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھتا تو وہ جل جاتا۔ (ایضاً ص ۱٦٥)

دل پہ کُندہ ہو تِرا نام کہ وہ دُزْدِ رَجیم[1]
اُلٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طُغرا تیرا (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٥﴾ غیبی ہاتھ

حُضُورِ غوثِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم فرماتے ہیں: ایک بار **نہایت خوفناک صورت** والا ایک شخص جس سے بدبو کے بَھبکے اُٹھ رہے تھے آکر میرے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: میں **ابلیس** ہوں اور آپ کی خدمت کرنے کے لئے حاضِر ہوا ہوں کیونکہ آپ نے مجھے اور میرے چیلوں کو تھکا دیا ہے۔ میں نے کہا: دَفْع ہو۔ اُس نے انکار کیا۔ اِتنے میں غیب سے ایک ہاتھ نُمُودار ہوا جس نے اُس کے سر پر ایسی زوردار ضَرْب لگائی کہ وہ زمین میں دھنس گیا مگر پھر اُس نے **آگ کا شُعلہ** ہاتھ میں لے کر مجھ پر حملہ کر دیا۔ اتنے میں ایک نِقاب پوش صاحِب **گھوڑے** پر سُوار تشریف لائے اور اُنہوں نے مجھے **تلوار** دی۔ یہ دیکھ کر شیطان بھاگ کھڑا ہوا۔ (بَهْجَةُ الْاَسْرار ص ١٦٦)

بادلوں سے کہیں رُکتی ہے کڑکتی بجلی
ڈھالیں چھنٹ جاتی ہیں اُٹھتا ہے جو تیغا تیرا (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[1] دُھتکارا ہوا چور یعنی مردود شیطان۔

﴿۶﴾ شیطان کے جال

سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میں نے دیکھا کہ **شَیطان** دُور بیٹھا اپنے سَر پر خاک اُڑا رہا ہے اور روتے ہوئے کہہ رہا ہے: ''اے عبدُ القادِر! میں آپ سے مایوس ہوگیا ہوں۔'' میں نے کہا: اے مَلْعون! دَفْع ہو، میں تجھ سے کبھی بھی بے خوف نہیں ہوسکتا۔ وہ بولا: آپ کی یہ بات میرے لیے سب سے زِیادہ گِراں (یعنی سَخْت) ہے۔ اِس کے بعد اس نے مجھ پر بَہُت سارے جال، پَھندے اور حِیلے ظاہِر کئے اور میرے اِسْتِفسار (یعنی پوچھنے) پر بتایا کہ یہ **دُنیا کے جال** ہیں جن سے میں آپ جیسوں کا شِکار کیا کرتا ہوں۔ میں ایک سال تک جِدّ و جُہد کرتا رہا، یہاں تک کہ وہ سارے جال ٹوٹ گئے۔ پھر میرے اِرد گرد بَہُت سارے اَسباب ظاہِر ہوئے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہیں؟ تو کہا گیا کہ یہ آپ سے مُتَعَلِّقِ مخلوق کے اَسباب (یعنی مخلوق کی مَحبَّتیں وغیرہ) ہیں۔ چُنانچِہ اِس مُعامَلے میں بھی میں نے مزید ایک سال توجُّہ (جِدّ وجُہد) کی حتّٰی کہ وہ جال بھی سب کے سب ٹوٹ گئے۔ (بَہْجَۃُ الْاَسْرار ص۱۶۶)

جس کو للکار دے آتا ہو تو الٹا پھر جائے
جس کو چُمکار لے ہر پھر کے وہ تیرا تیرا (حدائقِ بخشش)

سدھرنے کی کوشش ترک نہیں کرنی چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی نَفْس وشَیطان سے پیچھا چُھڑانا آسان نہیں۔

ہمارے غوثُ الاعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے اس سے نَجات پانے کے لئے سالہا سال تک جِدّوجُہد فرمائی یہاں اُن لوگوں کیلئے بڑا درسِ عبرت ہے جو بَہُت جلد ہمّت ہار جاتے اور بول پڑتے ہیں کہ ہم نے تو بڑے جتن کئے، کافی عرصہ مَدَنی ماحول میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت اختِیار کی، مَدَنی قافِلوں میں بھی سفر کئے مگر نفس وشیطان سے جان نہ چھوٹی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے اِصلاح کیلئے عُمر بھر کوشِش جاری رکھنی چاہئے۔

تو قُوّت دے میں تنہا کام بِسیار

بدن کمزور دل کاہل ہے یاغوث (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۷﴾ سرد رات میں چالیس بار غُسْل

''بَھْجَۃُ الْاَسْرارشریف ''میں ہے، سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں ''کَرخ'' کے جنگلوں میں برسوں رہا ہوں، دَرَخْت کے پتّوں اور بُوٹیوں پر میرا گزارہ ہوتا۔ مجھے پہننے کے لیے ہر سال ایک شخص صُوف (یعنی اُون) کا ایک جُبّہ لاکر دیتا تھا جس کو میں پہنا کرتا تھا۔ میں نے دنیا کی مَحَبَّت سے نَجات حاصل کرنے کے لیے ہزار جَتَن کیے، میں گُمنام رہا، میری خاموشی کے سبب لوگ مجھے گُونگا، نادان اور دیوانہ کہتے تھے، میں کانٹوں پر ننگے پاؤں چلتا تھا، خوفناک غاروں اور بھیانک وادیوں میں بے جِھجک داخِل ہوجاتا۔ دُنیا بن سنور کر میرے سامنے ظاہر ہوتی مگر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اُس کی طرف اِلْتِفات (یعنی توجُّہ) نہ کرتا۔ میرا نَفْس کبھی میرے آگے عاجِزی کرتا کہ آپ کی جو مرضی ہوگی وُہی کروں گا اور کبھی مجھ سے لڑتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اس پر فَتْح نصیب کرتا۔ میں مُدَّتوں ''مدائن'' کے بیابانوں میں رہا اور اپنے نَفْس کو مُجاہَدات میں لگا تا رہا۔ ایک سال تک گری پڑی چیزیں کھاتا اور بِالکل پانی نہ پیتا پھر ایک سال صِرْف پانی پر گزارا کرتا اور گری پڑی چیز یا کوئی اور غِذا نہ کھاتا پھر ایک سال بِغیر کچھ کھائے پیئے فاقے سے گزارتا۔ مجھ پر سَخْت آزمائشیں آتیں، ایک بار سَخْت سردی کی رات میرا یوں امتِحان لیا گیا کہ بار بار آنکھ لگ جاتی اور مجھ پر غُسْل فرض ہو جاتا، میں فوراً نَہر پر آتا اور غُسْل کرتا اِس طرح میں نے اُس **ایک رات میں چالیس (۴۰) بار غُسْل کیا۔**

(مُلَخَّص اَز بَھْجَةُ الْاَسْرار لِلشَّطنوفی ص ۱٦۵)

کہا تُو نے جو مانگو گے ملیگا
رضاؔ تجھ سے ترا سائل ہے یا غوث

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُصیبت دُور ہونے کا عمل

حضرتِ علّامہ امام شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی ''طَبقاتِ کُبریٰ'' میں حُضُورِ غوث الاعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کا یہ ارشادِ گرامی نَقْل کرتے ہیں: اِبتِداءً مجھ پر بَہُت سختیاں رکھی گئیں، جب سختیاں اِنتہا کو پُہُنچ گئیں تو میں عاجِز آکر زمین پر لیٹ گیا اور میری زَبان پر قراٰنِ پاک کی

یہ دو[۲] آیاتِ مبارکہ جاری ہوگئیں:

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاۙ(۵) اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاؕ(۶) ترجَمۂ کنزالایمان: تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے (پ ۳۰، الم نشرح:۵۔۶)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزَّوَجَلَّ ان آیات کی بَرَکت سے وہ تمام سختیاں مجھ سے دُور ہوگئیں۔

(اَلطّبقاتُ الْکُبریٰ ج ۱ ص ۱۷۸ ملخّصاً دارالفکر بیروت)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہم بھی کوشِش کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے غوثُ الاعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے اپنے ربِّ مُعظّم عزَّوَجَلَّ کا قُرب پانے اوراپنے نانا جان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کوخوش فرمانے، نَفْس وشیطان پرغالب آنے، دنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چُھڑانے، گناہوں کے اَمراض سے خود کو بچانے، مخلوقِ خدا عزَّوَجَلَّ کوراہِ راست پرلانے، مُبلِّغ کا شَرَف پانے، نیکی کی دعوت کی دُنیا میں دُھوم مچانے اور بے شُمار کُفّار کو دامنِ اسلام میں داخل فرمانے کے لیے سالہا سال تک جِدّ و جُہد فرمائی۔ خیر ہم حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کی طرح مُجاہَدات تو کرنے سے رہے مگر ہمّت ہارے بِغیر تھوڑی بَہُت کوشِش تو

جاری رکھیں۔

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے

آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا (ذوقِ نعت)

﴿۸﴾ 25 برس جنگلوں میں۔۔۔

سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی **مَحَبَّت** کا دم بھرنے والے اسلامی بھائیو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے سرکارِ **غوثِ اعظم** علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم نے عبادتوں اور ریاضتوں میں عراق کے جنگلوں میں **25 برس** گزار دیئے۔ کاش! ہمیں بھی تبلیغِ قران و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے سنّتوں کی تربیَّت کی خاطر گاؤں بہ گاؤں، شہر بہ شہر اور ملک بہ ملک سفر کرنے والے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کرنا نصیب ہوجائے۔

کوئی سالِک ہے یا واصِل ہے یا غوث

وہ کچھ بھی ہو ترا سائِل ہے یا غوث (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۹﴾ زمین سے چُن چُن کر ٹکڑے کھانا

سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں شہر میں کھانے کے ارادے سے گرے پڑے ٹکڑے یا جنگل کی کوئی گھاس یا پتّی اٹھانا چاہتا اور جب دیکھتا

کہ دوسرے فُقَراء بھی اسی کی تلاش میں ہیں تو اپنے اسلامی بھائیوں پر **ایثار** کرتے ہوئے نہ اُٹھاتا بلکہ یونہی چھوڑ دیتا تا کہ وہ اُٹھا کر لے جائیں اور خود **بھوکا** رہتا۔ جب بھوک کے سبب کمزوری حد سے بڑھی اور قریبُ الْموت ہو گیا تو میں نے **پھول والے بازار** سے ایک کھانے کی چیز جو زمین پر پڑی تھی اُٹھائی اور ایک کونے میں جا کر اسے کھانے کیلئے بیٹھ گیا۔ اِتنے میں ایک عَجَمی نوجوان آیا، اُس کے پاس **تازہ روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت** تھا وہ بیٹھ کر کھانے لگا، اُس کو دیکھ کر میری کھانے کی خواہش ایک دَم شِدَّت اختِیار کر گئی، جب وہ اپنے کھانے کے لیے لُقمہ اٹھاتا تو بھوک کی بے تابی کی وجہ سے بے اختِیار جی چاہتا کہ میں مُنہ کھول دوں تا کہ وہ میرے مُنہ میں لقمہ ڈال دے۔ آخر میں نے اپنے نَفْس کو ڈانٹا کہ ''بے صبری مت کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہے، چاہے موت آجائے مگر میں اس نوجوان سے مانگ کر ہرگز نہیں کھاؤں گا۔''

یکا یک وہ نوجوان میری طرف **مُتَوَجِّہ** ہوا اور کہنے لگا: بھائی! آجایئے آپ بھی کھانے میں شریک ہو جایئے! میں نے انکار کیا، اُس نے اِصرار کیا، میرے نَفْس نے مجھے کھانے کے لئے بَہُت اُبھارا لیکن میں نے پھر بھی انکار ہی کیا مگر اُس نوجوان کے پَیہم اِصرار پر میں نے تھوڑا سا کھانا کھالیا، اُس نے مجھ سے پوچھا: آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا: **جِیلان** کا۔ وہ بولا: میں بھی **جِیلان** ہی کا ہوں۔ اچّھا یہ بتایئے آپ مشہور زاہِد حضرتِ سیِّد ابو **عبدُاللہ** صَومعی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی کے نواسے عبدُ القادِر کو جانتے

ہیں؟ میں نے کہا: وہ تو میں ہی ہوں۔ یہ سُن کر وہ بے قرار ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں **بغداد** آنے لگا تو آپ کی امّی جان نے آپ کو دینے کے لئے مجھے 8 سونے کی اشرفیاں دی تھیں، میں یہاں **بغداد** آ کر تلاشتا رہا مگر آپ کا کسی نے پتا نہ دیا یہاں تک کہ میری اپنی تمام رقم خرچ ہو گئی، تین دن تک مجھے کھانے کو کچھ نہ ملا، میں جب بھوک سے نِڈھال ہو گیا اور میری جان پر بن گئی تو میں نے آپ کی **امانت** میں سے یہ روٹیاں اور بھُنا ہوا گوشت خریدا۔ حُضُور! آپ بھی بخوشی اِسے تناوُل فرمایئے کہ یہ آپ ہی کا مال ہے پہلے آپ میرے مہمان تھے اور اب میں آپ کا مہمان ہوں، بقِیّہ رقم پیش کرتے ہوئے بولا: میں مُعافی کا طلب گار ہوں، میں نے اِضطِراری حالت میں آپ کی رقم ہی سے کھانا خریدا تھا۔ میں بَہُت خوش ہوا۔ میں نے بچا ہوا کھانا اور مزید کچھ رقم اُس کو پیش کی، اس نے قبول کی اور چلا گیا۔ (الذّیل علی طبقات الحنابلۃ ج۳ ص ۲۵۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یاغوث
مگر تیرا کرم کامل ہے یاغوث (حدائقِ بخشش شریف)

ایثار کی عظیم فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں ہمارے لئے عبرت کے بے شُمار **مَدَنی پھول** ہیں، دیکھئے تو سہی! ایک طرف ہمارے پیرو مُرشِد غوثُ الاعظم علیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم ہیں کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے سَخْت تنگدستی اور فاقہ مستی کے باوُجود غِذا اور رقم کے

مُعاملے میں بے مثال **ایثار** سے کام لیا جبکہ دوسری طرف **غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی عقیدت کا دم بھرنے والے نالائق مُرید ہیں کہ بھوکے رہنے کی توفیق تو دُور رہی، بالفرض گیارھویں شریف کی نیاز کی بریانی ہی سامنے آجائے تو حرص کا ایسا غَلَبہ طاری ہو جائے کہ جی چاہے بس سارے کا سارا تھال میں ہی کھاڈالوں، بوٹی تو کُجا کسی کو چاول کا ایک دانہ بھی نہ جانے پائے! **اے عاشِقانِ غوثِ اعظم!** آپ کو جب کبھی دوسروں کے ساتھ مل کر کھانے کا اِتّفاق ہو، بڑے بڑے نوالے بِغیر چبائے جلد جلد نگلنے اور عمدہ بوٹیاں اپنی طرف سرکا لینے کی حِرص غالِب آئے اُس وقت اپنے پِیر و مُرشد **غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی بیان کردہ **حِکایت** کے ساتھ ساتھ یہ **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی ذِہن میں دُہرا لیجئے: **''جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو اللہ** عزَّوَجَلَّ **اِسے بخش دیتا ہے۔''** (اِتحافُ السّادَة للزّبیدی ج۹ ص ۷۷۹) **نیز فیضانِ سنّت** جلد اوّل صَفحہ 482 پر مرقوم حضرتِ سیِّدُنا **ابوسُلیمان** عَلَیہِ رَحمۃُ الحَنّان کا عنایت فرمودہ یہ **مَدَنی پھول** بھی قبول فرما لیجئے: **''نفس کی کسی خواہش کو چھوڑ دینا 12 ماہ کے روزوں اور رات کی عبادتوں سے بھی بڑھ کر دل کیلئے نفع بخش ہے۔''**

(اِحیاءُ العلوم ج۳ ص ۱۱۸ دار صادر بیروت)

مِری حِرص کی عادتِ بد مٹا دے
مِرے غوث کا واسِطہ یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱۰﴾ نیند اُڑانے کا عجیب نُسخہ

سرکارِ غوثُ الاعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم تَحدِیثِ نعمت اور اپنے غلاموں کی نصیحت کے لئے فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں پچیس (۲۵) سال تک عراق کے ویرانوں میں پھرتا رہا اور چالیس (۴۰) سال تک عشاء کی نَماز کے وُضو سے فَجْر کی نَماز ادا کی۔ پندرہ (۱۵) سال تک روزانہ بعد نَمازِ عشاء نوافِل میں ایک قراٰنِ پاک خَتْم کرتا رہا۔ ابتِداء میں اپنے بدن پر رسّی باندھ کر اس کا دوسرا سِرا دیوار میں گڑی ہوئی کُھونٹی سے باندھ دیا کرتا تھا تاکہ اگر نیند کا غَلَبہ ہو تو اس کے جھٹکے سے آنکھ کُھل جائے۔ (بَہْجَۃُ الْاَسْرار ص۱۱۸)

ایک رات جب میں نے اپنے معمولات کا قَصْد کیا تو نَفْس نے سُستی کرتے ہوئے تھوڑی دیر سو جانے اور بعد میں اُٹھ کر عبادت بجالانے کا مشورہ دیا، جس جگہ دل میں یہ خَیال آیا تھا اُسی جگہ اور اُسی وَقْت ایک قدم پر کھڑے ہو کر میں نے ایک قراٰنِ کریم خَتْم کیا۔ (بَہْجَۃُ الْقادِریہ)

گرانے لگی ہے ہمیں لغزشِ پا
سنبھالو! ضَعیفوں کو یاغوثِ اعظم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غوثُ الاعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم **کی مَحبَّت کا دم بھرنے والو!** دیکھا آپ نے!

سرکارِبغداد حُضُورِغوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کس قَدَر عبادت کا اہتِمام فرماتے تھے اب اگر ہم سے مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ پانچ وَقْت کی نَماز بھی نہ پڑھی جائے تو ہم کس قِسم کے عاشِقانِ غوثُ الاعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم ہیں؟

مجھے اپنی الفت میں ایسا گُما دے

نہ پاؤں پھر اپنا پتا غوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱۱﴾ صاحِبِ قَبْر کی اِمداد

پِیروں کے پِیر، پِیرِ دَسْت گیر، روشن ضمیر، شیخ عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی بروز بدھ 27 ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام ۵۲۹ھ کو "شُوْنِیزِیَہ" کے قبرِستان میں اپنے استاذِ محترم حضرتِ سیِّدُنا شیخ حَمّاد علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الجَوَاد کے مزار شریف پر عُلَماء وفُقَراء کے قافِلے کے ہمراہ تشریف لے آئے اور کافی دیر تک کھڑے کھڑے دعا فرماتے رہے یہاں تک کہ دھوپ بَہُت تیز ہوگئی۔ جب لوٹے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے چہرۂ انور پر بَشاشت کے آثار تھے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے اس قَدَر طویل دُعا کا سبب دریافْت کیا گیا تو فرمایا: 15 شَعبانُ الْمُعظَّم ۴۹۹ھ بروز جمعہ نَمازِ جمعہ ادا کرنے کے لیے اِس مزار شریف میں آرام فرمانے والے میرے اُستاذِ گرامی سیِّدُنا شیخ حمّاد علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الجَوَاد کے ساتھ ایک قافِلہ جانب "جامعُ الرُّصافہ" رواں دواں تھا۔ راستے میں جب ایک نَہْر کے پُل

پر سے گزرے تو **شیخ حمّاد** علیہ رَحمۃُ اللہِ الجَوَاد نے اچانک مجھے دھکّا دے کر نَہْر میں گرا دیا، سَخْت سردیوں کے دن تھے، میں نے **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھ کر غُسلِ جمعہ کی نیّت کر لی، جُوں تُوں پانی سے نکلا اور اپنا صُوف (یعنی اُون) کا جُبّہ نچوڑا اور قافِلے سے جا ملا۔ **شیخ حمّاد** علیہ رَحمۃُ اللہِ الجَوَاد کے مُرید خوش طَبعی کرنے لگے، آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے انہیں ڈانٹا اور فرمایا: میں نے **عبدُ القادِر** کا امتحان لیا جس میں اُن کو پہاڑ کی طرح **مُسْتَحکَم** پایا۔ **حُضُورِ غوثِ اعظم** علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے مزید فرمایا کہ میں نے اپنے اُستاذ سیّدُنا **شیخ حمّاد** علیہ رَحمۃُ اللہِ الجَوَاد کو ان کے مزارِ پُر انوار میں ہیرے اور جواہِرات کے لباس میں ملبوس سر پر **یاقوت کا تاج** پہنے، ہاتھوں میں سونے کے کنگن اور پاؤں میں سونے کے نعلین شریفین میں ملاحَظہ کیا، مگر **تَعَجُّب** خیز بات جو دیکھی وہ یہ تھی کہ ان کا **دایاں** (یعنی سیدھا) **ہاتھ** کام نہیں کر رہا تھا! میرے اِستِفسار پر بتایا: ''یہ وُہی ہاتھ ہے جس سے میں نے آپ کو نَہْر میں دھکیلا تھا، کیا آپ مجھے مُعاف کرتے ہیں؟'' جب میں نے مُعاف کر دیا تو اُنہوں نے کہا کہ آپ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا فرما دیجئے کہ میرا **دایاں ہاتھ** دُرُست ہو جائے۔ لِہٰذا میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دُعا مانگتا رہا اور **پانچ ہزار اَصحابِ مزار اولیاءُ الْغفّار** اپنے اپنے مزار میں **اٰمین** کہتے اور میری سِفارش کرتے رہے یہاں تک کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان کا **دایاں ہاتھ** دُرُست فرما دیا جس سے اُنہوں نے خوش ہو کر مجھ سے مُصافَحَہ کیا۔

بغدادِ مُعلّٰی میں یہ خبر جب مشہور ہوئی تو سیّدُنا **شیخ حمّاد** علیہ رَحمۃُ اللہِ الجَوَاد کے بعض

مُریدین پر شاق گزرا اور وہ تصدیق کیلئے دربارِ غوثیہ میں حاضِر ہوئے مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی ہیبت کے سبب کسی کو پوچھنے کی ہمّت نہ ہوئی۔ پِیروں کے پِیر، روشن ضمیر، حُضُورِ غوثُ الاعظم دَسْتْ گیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ القَدِیْر نے اُن لوگوں کے دلوں کا حال جان لیا اور خود ہی ارشاد فرمایا: آپ حضرات دو شیخ پسند کرلیں جو آپ کا یہ مسئلہ (مَسْ۔ءَ۔لَہ) حل کریں۔ چُنانچِہ یہ مُعامَلہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ یوسُف ہَمدانی اور حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالرَّحمٰن کُردی رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تعالٰی جوکہ اَصحابِ کَشْف تھے انہیں سونپ دیا گیا اور حُضُورِ غوثُ الاعظم علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم کی خدمت میں عرض کردی گئی کہ ہم آپ کو جمعہ تک مُہلَت دیتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات آپ کی تصدیق کردیں۔ حضرتِ سیِّدُنا غوثِ اعظم علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم نے فرمایا: اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ حضرات یہاں سے اُٹھنے بھی نہ پائیں گے کہ مسئلہ حل ہوجائے گا۔ یہ فرما کر حُضُورِ غوثِ اعظم علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم نے سرِ انور جُھکالیا۔ تمام حاضِرین نے بھی اپنا سر جُھکالیا۔ اتنے میں حضرتِ سیِّدُنا شیخ یوسُف ہَمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی پابَرَہنَہ (یعنی ننگے پاؤں) جلدی جلدی تشریف لائے اور اِعلان کیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکْم سے ابھی ابھی مجھ پر شیخ حمّاد علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الجَوَاد ظاہِر ہوئے اور حُکْم دیا کہ فوراً شیخ عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے مدرَسہ میں جاکر سب کو بتادو: ''شیخ عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے آپ حضرات کو میرے بارے میں جو کچھ بتایا ہے وہ سچ ہے۔'' اتنے میں حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُالرَّحمٰن کُردی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی بھی آگئے اور انہوں نے بھی حضرتِ سیِّدُنا شیخ یوسُف

ہَمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی طرح ہی کہا۔اس پر تمام حضرات نے حُضُورِ غوثِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم سے مُعافی مانگی۔ (بَہْجَۃُ الْاَسْرار ص۱۰۷)

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے

سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس ایمان افروز حِکایت میں ہمارے لیے حکمت کے بے شُمار مَدَنی پھول ہیں۔ مِنْجُمْلہ یہ کہ اسلامی اُستاذ یا پیرومُرشِد کی طرف سے کبھی کوئی ایسا مُعامَلہ پیش آجائے جو سمجھ میں نہ آتا ہو تو اس پر صَبْر و تَحَمُّل کا دامن تھامے رہے نہ کہ اپنے اُستاذ یا پیر کی مخالَفت کرکے اپنی آخرت داؤ پر لگا دے جیسا کہ ہمارے غوثِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے اُستاذِ گرامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی نے انہیں سَخْت سردی میں نَہر میں گرادیا پھر بھی آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے صَبْر کے ساتھ ساتھ غُسْلِ جمعہ کی نیّت بھی فرمالی اور زَبان پر حرفِ شکایت نہ لائے۔

پِیر پر اعتِراض باعثِ بربادی ھے

یقیناً جو دِینی طالبِ عِلْم اپنے اسلامی اُستاذ پر اور جو مُرید اپنے پِیرومُرشِد پر اعتِراض کرتا ہے وہ فیضانِ عِلْم ومَعرِفت سے مَحروم رہتا بلکہ ہلاکت کے عمیق (یعنی گہرے) گڑھے میں جا پڑتا ہے۔چُنانچِہ میرے آقا اعلٰی حضرت، اِمامِ اَھلسنّت ، وَلیِ نِعمت، عَظِیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتبَت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین

و مِلَّت، حامیٔ سُنَّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیرو بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن نَقْل فرماتے ہیں: ''پِیروں پراعتِراض سے بچے کہ یہ مُریدوں کے لیے زہرِ قاتِل ہے، کم کوئی مُرید ہوگا جو اپنے شیخ پر اعتِراض کرے پھر فَلاح (یعنی کامیابی) پائے، شیخ کے تَصَرُّفات سے جو کچھ اسے صحیح معلوم نہ ہوتے ہوں ان میں خِضر عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے واقِعات یاد کرلے کیونکہ ان سے وہ باتیں صادِر ہوتی تھیں، بظاہِر جن پر سَخْت اِعتراض تھا (جیسے مِسکینوں کی کَشتی میں سُوراخ کردینا، بے گناہ بچّے کو قتل کردینا) پھر جب وہ اس کی وجہ بتاتے تھے ظاہِر ہوجاتا تھا کہ حق یہی تھا، جو اُنہوں نے کہا، یوں ہی مُرید کو یقین رکھنا چاہیے کہ شیخ کا جو فعل مجھے صحیح معلوم نہیں ہوتا، شیخ کے پاس اُس کی صِحّت پر دلیلِ قَطْعی ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا امام ابوالقاسِم قُشَیری رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ''رسالۂ قُشَیریہ'' میں فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدُالرَّحمٰن سُلَمی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوی کو فرماتے سُنا، ان سے ان کے شیخ حضرتِ ابوسَہل صَعْلُوکی رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: جو اپنے پِیر سے کسی بات میں ''کیوں!'' کہے گا کبھی فَلاح نہ پائے گا۔ [رسالۂ قشیریہ ص ۳۶۲] (فتاوٰی رضویہ ج ۲۱ ص ۵۱۰ تا ۵۱۱)

پِیرِ کامِل اور پِیرِ ناقِص

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ سرکارِ اعلٰی حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا مبارَک فتوٰی صِرف جامِعِ شرائط پِیر یعنی پِیرِ کامِل کے بارے میں ہے۔ جو پِیرِ نبیِّ کریم کا

گستاخ ہو وہ مُرتَد ہے اور جو کسی صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی توہین کرتا ہو وہ گمراہ و بدمذہب ہے ایسوں کا مُرید بننا ناجائز و گناہ ہے نیز جو پیر کھلم کُھلا گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہو یا گناہِ صغیرہ پر اِصرار کرنے والا ہو وہ **فاسِقِ مُعْلِن** کہلاتا ہے۔ مَثَلًا عَلَی الْاِعلان نَمازیں قضا کرتا ہو، نشہ کرتا ہو، گندی گالیاں بکتا ہو، بے پردہ خواتین کے ہُجوم میں بیٹھتا ہو، عورتوں سے ہاتھ چُمواتا یا پاؤں دَبواتا ہو، عَلانیہ فلمیں ڈِرامے دیکھتا ہو، داڑھی منڈاتا یا ایک مُٹھی سے گھٹاتا ہو وہ **فاسِقِ مُعْلِن** ہے، ایسے پیر کی بَیْعَت جائز نہیں۔ دیکھ بھال کر مُرید بننا چاہئے۔ چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** جلد اوّل صَفْحہ 278 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: پیری کے لیے چار شرطیں ہیں، قَبل اَز بَیْعَت اُن کا لحاظ فرض ہے: ﴿1﴾ سُنّی صَحِیحُ الْعَقِیدہ ہو ﴿2﴾ اتنا عِلْم رکھتا ہو کہ اپنی ضَروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے ﴿3﴾ فاسِقِ مُعْلِن نہ ہو ﴿4﴾ اُس کا سلسلہ نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک مُتَّصِل (یعنی ملا ہوا) ہو۔ (بہارِ شریعت، فتاوٰی رضویہ ج ۲۱ ص ۶۰۳) اگر کسی پیر کے اندر ان چاروں میں سے ایک بھی شَرْط کم ہو تو اس کا مُرید بننا جائز نہیں۔ اگر لاعلمی میں کسی نے ایسے پیر سے بَیْعَت کر لی ہو جس میں کوئی شَرْط کم ہو تو اُس کی بَیْعَت توڑ دینا ضَروری ہے، اِس کیلئے ''پیرِ ناقِص'' کو خبر دینے کی حاجت نہیں، اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ میں فُلاں سے بَیْعَت توڑتا ہوں، بلکہ پیر سے اعتِقاد اُٹھ جانے کی صورت میں خود ہی بَیْعَت ٹوٹ جاتی

ہے۔اب کسی بھی جامِعِ شرائط پیر سے بَیْعَت کر سکتا ہے اور اِس **پیرِ کامِل** کو بتانے کی حاجت نہیں کہ میں فُلاں کی بَیْعَت توڑ کر آپ کا مُرید ہوا ہوں۔

کامِل پیر کی بیعت توڑنے کے نقصانات

بِلاوجہ شرعی **پیرِ کامِل**، جامِعِ شرائط کی بَیْعَت توڑنا ازروئے طریقت سَخْت محرومی اور ازروئے شریعت بھی سَخْت ممنوع ہے۔اس بارے میں طریقت کی کتابوں میں اولیاءِ کرام کے بیسیوں اقوال دیکھے جا سکتے ہیں۔شریعت میں ممنوع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ شَرْعاً اِحسان کا بدلہ کم ازکم شکریہ ادا کرنا ہے۔پیرِ کامِل کا مُرید ہونے سے آدَمی کو اولیاءِ کرام کے سلسلے کے ساتھ نسبت حاصل ہو جاتی ہے نیز فیض کا ایک سلسلہ جاری ہوتا ہے اور راہِ طریقت کی بَہُت سی مشکِلات حل ہوتی ہیں اور بسا اوقات تو زندگی میں ایک مَدَنی انقِلاب برپا ہو جاتا ہے، ان سب چیزوں کے مقابلے میں شکریہ ادا کرنے کے بجائے بیعت ہی توڑ دینا یقیناً سخت ناشکری ہے اور ناشکری شَرْعاً ممنوع ہے چنانچہ حدیث میں فرمایا گیا: مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بھی ادا نہیں کیا۔(ترمذی ج ۳ ص ۳۸۴ حدیث ۱۹۶۲) نیز جب ایک مرتبہ آدَمی کسی پیرِ کامِل کی بَیْعَت ہو جاتا ہے تو فیض کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اگرچِہ مُریدِ ناقِص کو وہ نظر نہ آئے۔تو جب فیض کا سلسلہ شُروع ہو چکا تو اُسے برقرار رکھنا چاہیے کیونکہ حدیثِ مبارَک میں ہے کہ مَنْ رُّزِقَ فِیْ شَیْءٍ فَلْیَلْزَمْہُ یعنی جس کو کسی شے سے رِزْق ملے وہ اُسے لازِم پکڑ لے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج ۲ ص ۸۹ حدیث ۱۲٤۱) لٰہٰذا جب ایک جگہ سے فیض مل رہا ہے تو اسے لازِم پکڑنا چاہیے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابِل ہے کہ فی زمانہ جب کوئی کسی کی بَیْعَت توڑتا ہے تو دو چیزیں عام سی ہیں بلکہ ایک تیسری چیز بھی۔ پہلی دو چیزیں تو یہ ہیں کہ بیعت توڑنے والا اپنے سابِقہ پیر کو حقیر سمجھتے ہوئے بَیْعَت توڑتا ہے اور مسلمان اور خُصُوصاً پیرِ کامل کو حقیر سمجھنا حرام اور سخت مُہلِک یعنی ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔ دوسری بات کہ عُمُوماً بَیْعَت توڑنے والے بِالْقصد (یعنی جان بوجھ کر) پیر کو اِیذا پہنچاتے ہیں اور یہ دوسرا حرام ہے کہ مسلمان کو ایذا دینا حرام ہے۔ تیسری چیز یہ ہے کہ عُمُوماً بَیْعَت توڑنے والے سابِقہ پیر کی غِیبت اور اُس کے بارے میں بدگُمانی کا شکار ہوتے ہیں اور یوں گناہوں کا سلسلہ دراز سے درازتر ہوتا چلا جاتا ہے۔ بَہَرحال عافیت ونَجات اسی میں ہے کہ جب ایک در کو مضبوطی سے تھام لے تو اسے تھامے رکھے اور بِلاوجہ آوارہ گردی اور پریشان نظری کا شکار نہ ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قادِریوں کیلئے بِشارت کے بغدادی پھول

"بَہْجَۃُ الْاَسْرار" میں ہے: پیروں کے پیر، پیرِ دَسْتْ گیر، روشن ضمیر، قُطبِ رَبّانی، محبوبِ سُبحانی، پیرِ لاثانی، قندِیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی، الشَّیخ ابو محمّد سیِّد عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کا فرمانِ بِشارت نشان ہے: مجھے ایک بَہُت بڑا رجسٹر دیا گیا جس میں میرے مُصاحِبوں اور میرے قِیامت تک ہونے والے مُریدوں کے نام دَرْج تھے اور کہا

گیا کہ یہ سارے افراد تمہارے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ فرماتے ہیں: میں نے داروغۂ جہنَّم سے اِستِفسار کیا (یعنی پوچھا): کیا جہنَّم میں میرا کوئی مُرید بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ''نہیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے مزید فرمایا: مجھے اپنے پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کی عزّت وجلال کی قسم! میرا دستِ حمایت میرے مُرید پر اِس طرح ہے جس طرح آسمان زمین پر سایہ کُناں ہے۔ اگر میرا مُرید اچّھا نہ بھی ہو تو کیا ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں تو اچّھا ہوں، مجھے اپنے پالنے والے کی عزّت وجلال کی قسم! میں اُس وَقْت تک اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے نہ ہٹوں گا جب تک اپنے ایک ایک مُرید کو داخِلِ جنَّت نہ کروالوں۔

(بَہْجَۃُ الْاَسْرار لِلشَّطْنُوفی ص۱۹۳)

سرکارِ بغداد حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مُریدوں اور میرے دوستوں کو جنَّت میں داخِل کرے گا تو جو کوئی اپنے آپ کو میرا مُرید کہے میں اسے قَبول کر کے اپنے مُریدوں میں شامل کر لیتا ہوں اور اُس کی طرف اپنی توجُّہ رکھتا ہوں۔ میں نے مُنکَر نَکِیر سے اس بات کا عہد لیا ہے کہ وہ قَبْر میں میرے مُریدوں کو نہیں ڈرائیں گے۔ (مُلَخَّص از بَہْجَۃُ الْاَسْرار ص۱۹۳)

سُنا لا تَخَفْ تیرا فرمانِ عالی!

غلاموں کی ڈھارس بندھی غوثِ اعظم (قبالۂ بخشش)

''یا غوثِ اَعظم نگاہِ کرم'' کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے مُرشِد کے 16 حُقُوق

میرے آقا اعلٰی حضرت، اِمامِ اَہلسنّت ، وَلیِ نِعمت، عَظِیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبَت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدّدِ دین و مِلَّت، حامیِ سُنَّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت پیرِ طریقت، باعثِ خَیرو بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: مُرشِد کے حُقُوق مُرید پر شُمار سے (بھی) اَفزوں (یعنی بڑھ کر) ہیں، خُلاصہ یہ ہے کہ (مُرید) ﴿۱﴾ اِن (یعنی مُرشِد) کے ہاتھ میں ''مُردہ بدستِ زندہ'' (یعنی زندہ کے ہاتھوں میں مُردہ کی طرح) ہو کر رہے ﴿۲﴾ اِن کی رِضا کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا، اِن کی ناخوشی کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناخوشی جانے ﴿۳﴾ انہیں اپنے حق میں تمام اولیائے زمانہ سے بہتر سمجھے ﴿٤﴾ اگر کوئی نعمت بظاہر دوسرے سے ملے تو بھی اسے (اپنے) مُرشِد ہی کی عطا اور انہیں کی نظرِ توجّہ کا صدقہ جانے ﴿۵﴾ مال، اولاد، جان، سب اِن پر تصدُّق کرنے (یعنی لُٹانے) کو تیّار رہے ﴿٦﴾ ان کی جو بات اپنی نظر میں خِلافِ شَرْع بلکہ **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ کبیرہ (گناہ) معلوم ہو اس پر بھی نہ اعتِراض کرے، نہ دل میں بدگُمانی کو جگہ دے بلکہ یقین جانے کہ میری سمجھ کی غَلَطی ہے ﴿۷﴾ دوسرے کو اگر آسمان پر اُڑتا دیکھے جب بھی (اپنے) مُرشِد کے سوا دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کو سخت آگ جانے، ایک باپ سے

دوسرا باپ نہ بنائے ﴿۸﴾ ان کے حُضُور بات نہ کرے ﴿۹﴾ ہنسنا تو بڑی چیز ہے ان کے سامنے آنکھ، کان، دل، ہَمہ تن (یعنی مکمّل طور پر) انہیں کی طرف مصروف رکھے ﴿۱۰﴾ جو وہ پوچھیں نہایت ہی نَرم آواز سے بکمالِ ادب بتا کر جلد خاموش ہو جائے ﴿۱۱﴾ ان کے کپڑوں، اِن کے بیٹھنے کی جگہ، اِن کی اولاد، اِن کے مکان، اِن کے مَحلّے، اِن کے شہر کی تعظیم کرے ﴿۱۲﴾ جو وہ حُکْم دیں "کیوں!" نہ کہے (اور بجالانے میں) دیر نہ کرے (بلکہ) سب کاموں پر اسے تَقدِیم (یعنی اَوّلیّت) دے ﴿۱۳﴾ اِن کی غَیبت ("غَے۔بَتْ" یعنی غیر موجودَگی) میں بھی اِن کے بیٹھنے کی جگہ نہ بیٹھے ﴿۱۴﴾ اِن کی موت کے بعد بھی ان کی زَوجہ سے نِکاح نہ کرے ﴿۱۵﴾ روزانہ اگر وہ زِندہ ہیں، اِن کی سلامتی وعافیت کی دُعا بکثرت کرتا رہے اور اگر اِنتِقال ہوگیا تو روزانہ اِن کے نام پر فاتحہ و دُرُود کا ثواب پہنچائے ﴿۱۶﴾ اِن کے دوست کا دوست، اِن کے دشمن کا دشمن رہے۔ غَرَض اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد اِن کے عِلاقے (یعنی تعلُّق) کو تمام جہان کے عِلاقے (یعنی تعلُّق) پر دل سے ترجیح دے اور اِسی پر کاربند رہے وغیرہ وغیرہ۔ جب یہ ایسا ہوگا تو ہر وَقْت اللہ عَزَّوَجَلَّ وسیِّدِ عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم وحضراتِ مَشائخِ کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی کی مدد زندگی میں، نَزْع میں، قَبْر میں، حَشْر میں، میزان پر، صِراط پر، حوض پر ہر جگہ اِس کے ساتھ رہے گی۔ اِس کے مُرشِد اگر خود کچھ نہیں تو اِن کے مُرشد تو کچھ ہیں یا مُرشِد کے مُرشد یہاں تک کہ صاحِبِ سلسلہ (قادِریہ) حُضُور پُرنور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

پھر یہ (قادِری) سلسلہ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور اُن سے سیِّدُ الْمرسلین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور اُن سے اللّٰہُ ربُّ الْعٰلَمِین عَزَّوَجَلَّ تک مسلسل چلا گیا ہے۔ ہاں یہ ضَرور ہے کہ مُرشِد چاروں شرائطِ بَیْعَت کا جامع ہو پھر اِن کا حُسنِ اعتِقاد سب کچھ پھل لاسکتا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ واللّٰہُ تعالٰی اَعلَم (فتاوٰی رضویہ ج ۲٤ ص ۳٦۹)

تو ہے وہ غوث[۱] کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غَیث کہ ہر غَیث[۲] ہے پیاسا تیرا

۹ ربیعُ الغوث ۱٤۲۷ھ

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

مدینہ

۱ غوث یعنی فریاد سننے والا ۲ غَیث یعنی کنواں

نظارہ ہو دربار کا غوثِ اعظم

نظارہ ہو دربار کا غوثِ اعظم دِکھا نیلا گُنبد دِکھا غوثِ اعظم

مجھے جامِ الفت پِلا غوثِ اعظم رہوں مست و بےخود سدا غوثِ اعظم

کرم کیجئے پھر میں بغداد آؤں مِرے پیر کا واسِطہ غوثِ اعظم

مجھے اپنی چوکھٹ کا کُتّا بنا لو ہمیشہ رہوں باوفا غوثِ اعظم

ترے آستاں کا ہوں منگتا گزارہ ہے ٹکڑوں پہ تیرے مرا غوثِ اعظم

گناہوں کا بار اپنے سر پر اُٹھا کر پھروں کب تلک جا بجا غوثِ اعظم

علاج آخر اے مرشِدی کب کریں گے! گناہوں کے بیمار کا غوثِ اعظم

گُنہگار ہوں گر عذابوں نے گھیرا تو ہو گا مِرا ہائے! کیا غوثِ اعظم

نظر مُرشِدی تیری جانب لگی ہے عذابوں سے لینا بچا غوثِ اعظم

جہاں میں جیوں سنّتوں کے مطابِق مدینے میں ہو خاتمہ غوثِ اعظم

ہو عطّار کی بے حساب بخشش آقا
یہ فرمائیں حق سے دعا غوثِ اعظم
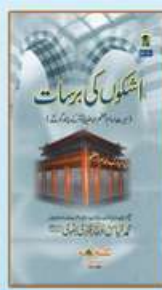
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیّت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذَرِیعے مَدَنی انعامات کا رِسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) نیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net